سائبر اسپیس پر مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کے لیے موجود مواقع کا تحقیقی جائزہ

تحریر: ڈاکٹر جواد حیدر ہاشمی (پاکستان)[1]

دریافت: ۲۰۱۷/۰۱/۰۵ انتخاب: ۲۰۱۷/۰۴/۲۵

خلاصہ

مختلف مسالک کے لوگوں کو تفرقے سے دور رہ کر ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہنے کا حکم نہ صرف قرآنی دستور ہے بلکہ یہ معاشرے میں اجتماعی زندگی گزارنے والے انسانوں کی پر امن بقائے حیات کے لیے ضروری بھی ہے لہٰذا تقریب بین المذاہب کی ضرورت قرآن و سنت کے ساتھ ساتھ حکم عقل کی بنیاد پر بھی مسلّم ہے۔ ایک اللہ اور ایک نبیؐ کے معتقد مختلف اسلامی مسالک کے اعتقادات اور تعلیمات میں بہت سے مشترکات کے باوجود ایک دوسرے سے دوری اور تفرقہ کی بنیادی وجوہات میں سے اہم ترین وجہ ایک دوسرے کے عقائد کے بارے میں عدم آگاہی اور اس بناء پر ایک دوسرے کے بارے میں پیدا ہونے والی بدگمانی ہے۔ لہٰذا اس دوری کو قربت اور بدگمانی کو حسنِ ظن میں بدلنے کا بہترین طریقہ ایک دوسرے کے عقائد اور تعلیمات کے بارے میں صحیح ذرائع سے آگاہ ہونا ہے۔ جس کے لیے عصر حاضر میں دیگر ذرائع اور طریقوں کے علاوہ ایک اہم اور مؤثر ترین ذریعہ انٹرنیٹ (سائبر اسپیس) ہے۔ انٹرنیٹ کی آمد کے بعد دنیا ایک گلوبل ویلیج میں تبدیل ہو چکی ہے اس سے نہ صرف بہت ساری سہولیات انسانی زندگی میں پیدا ہو چکی ہیں بلکہ اس کے ذریعے لوگوں اور اقوام کو ایک دوسرے کے افکار اور آراء سے آشنائی کے مواقع بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ اس ضمن میں مختلف اسلامی مسالک کے دینی ادارے خصوصاً حوزات علمیہ اور ذمہ دار علمی شخصیات انٹرنیٹ پر اپنے اپنے مسالک کے عقائد اور تعلیمات معقول انداز میں پیش کر سکتے ہیں جن سے آگاہی کے بعد مشترکات کی بناء پر لوگوں کے قلوب ایک دوسرے کے قریب ہو سکتے ہیں۔ چونکہ عام حالات میں مختلف مسالک کے علماء کا براہ راست ایک دوسرے سے ملاقات ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا لیکن انٹرنیٹ کے ذریعے بہ آسانی ان کے درمیان نہ صرف رابطہ ممکن ہوتا ہے بلکہ دن کے چوبیس گھنٹے ایک دوسرے سے باخبر رہ سکتے ہیں۔

۱۔ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی، کراچی، پاکستان، drjawadhaider@yahoo.com

تخریب کارانہ ذہنیت رکھنے والے لوگ آج جہاں انٹرنیٹ کا غلط استعمال کرتے ہوئے اسلامی مسالک کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنے، اختلافات ایجاد کرنے اور دشمنیاں بھڑکانے کے لیے اس سہولت سے استفادہ کررہے ہیں، وہاں مسلمانوں کے ہمدرد نیک اور ذمہ دار لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس وسیلے کو مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کے لیے استعمال کریں تاکہ اسلامی مسالک کے درمیان تفرقہ، اختلاف اور نفرتوں کے بجائے اتحاد، قربت اور محبت بڑھ سکے۔ آج مختلف مسالک کے بہت سے حوزہ ہائے علمیہ اپنے ہاں پڑھائے جانے والے مکمل نصاب کو اپنے مدارس کے ویب سائٹس پر اپلوڈ کرتے ہیں جس سے گزشتہ زمانوں میں ایک دوسرے کے بارے میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کے دور ہونے میں مدد ملتی ہیں۔ جو ایک حوصلہ افزاء امر ہے۔ اس ضمن میں انٹرنیٹ (فضای مجازی) پر مکالمہ بین المذاہب اور تقریب بین مذاہب کے درج ذیل اور دیگر مواقع کا تفصیل کے ساتھ تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ مختلف مسالک کے علمائے کرام کے انٹرنیٹ پر ایک دوسرے سے روابط اور مکالمے کو فروغ دینا۔ فیس بک پر مختلف مسالک کے علماء کو دوستوں کی فہرست میں شامل کرنا نیز ان کے صفحات کے ذریعے ان کے صحیح آراء و نظریات سے آگاہ ہونا۔ واٹس ایپ، ٹیلی گرام، انسٹاگرام وغیرہ پر مختلف مسالک کے علماء اور ذمہ دار علمی شخصیات کے گروپس تشکیل دینا تاکہ مکالمہ بین المذاہب کی راہ ہموار ہوسکے۔ مختلف مسالک کے نامور اور ذمہ دار علمائے کرام کے ٹیلی گرام اور دیگر ایپس پر موجود چینلز اور صفحات کو فالو کرنا تاکہ ان علماء کے صحیح نظریات اور ان کے مسلک کی صحیح تعلیمات سے آگاہی حاصل ہوجائے۔

۱- مدارس کے ویب سائٹس کو مزید فعال بنانا۔
۲- حوزات علمیہ کا اپنی لائبریریوں کو انٹرنیٹ کے ساتھ متصل کرنا۔
۳- علمی مقالات کو انٹرنیٹ پر عمومی دسترس دینا۔
۴- مختلف مسالک کے حوزات علمیہ کے دروس اور لیکچرز کو انٹرنیٹ پر اپلوڈ کرنا۔
۵- مختلف مسالک کے حوزات علمیہ کا ایک دوسرے کے ساتھ مستقل آنلائن ارتباط اور علمی مطالب، مسائل اور افکار کا تبادلہ۔
۶- آنلائن کلاسز اور دروس کا انعقاد۔

بنیادی الفاظ: تقریب بین المذاہب، سائبر اسپیس، آنلائن کلاسز، انٹرنیٹ

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے انبیاء کرامؑ کو ان کے درمیان ہادی بنا کر بھیجا لہٰذا وہ ان کی ہدایت کی خاطر اللہ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ یہ سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور حضرت محمد ﷺ پر ختم ہوا۔ اس دوران بہت سے انبیاء تشریف لائے جنہوں نے انسانوں کو ایک اللہ کی طرف دعوت دی اور انہیں بتایا کہ اسی اللہ نے یہ پوری کائنات خلق فرمائی ہے اور انہیں طرح طرح کی نعمتوں اور ضروریات زندگی کی ہر چیز سے نوازا ہے لہٰذا وہ صرف اسی کی پرستش کریں اور کسی کو اس کے ساتھ شریک قرار نہ دیں کیونکہ تنہا وہی ذات لائق عبادت و پرستش ہے۔ انبیاء کرام عقیدۂ توحید کی تعلیم کے ساتھ ساتھ جس دیگر عقیدے پر ایمان لانے کی دعوت دیتے تھے وہ عقیدہ آخرت تھا، کہ انسان جب اپنی طبعی عمر پوری کرکے اس دنیا سے چلا جائے تو اس کا خاتمہ نہیں ہوتا بلکہ وہ اخروی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے، جہاں اللہ ایک دن تمام جن وانس کو اپنے حضور کھڑا کرے گا تاکہ ان کے اسی دنیوی زندگی کے اعمال کا حساب وکتاب لیا جائے۔

لہٰذا وہاں انسان کی ابدی سرنوشت کا پورا دار و مدار انسان کی دنیوی فانی زندگی کے طرزِ حیات پر ہوگا کہ اگر کسی نے دنیوی زندگی اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے مطابق گزاری ہو تو انہیں وہاں اجر و ثواب عطا ہوگا اور اگر اس کے اصولوں کے خلاف زندگی گزاری ہو تو عذاب و عقاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ توحید و آخرت پر ایمان کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس دنیوی زندگی میں الٰہی اصولوں کو بیان کرنے کے لیے اللہ نے جن انبیاء کرامؑ کو اپنا نمایندہ اور ہادی بنا کر بھیجا ہے، بلا استثناء ان سب پر بھی ایمان لے آئیں۔

تمام انبیاء کرامؑ انہی بنیادی عقائد کی تعلیم دینے کے لیے مبعوث ہوئے اور انہوں نے نہ صرف زمانے کی سختیوں اور مشکلات کا مقابلہ کیا بلکہ اپنی جانوں کی پرواہ کیے بغیر پیغامِ الٰہی کو ہر دور میں لوگوں تک پہنچایا۔ تو اس اعتبار سے تمام انبیاء کرامؑ کی تعلیمات میں عقیدہ توحید، عقیدہ نبوت اور عقیدہ آخرت مشترکہ تعلیمات کا درجہ رکھتی ہیں کہ جن کی تبلیغ اور نشر و اشاعت ہر نبی اور رسول نے کی۔ اعتقادات کے باقی مجموعے انہی کے ذیل میں آتے ہیں ورنہ بنیادی عقائد یہی تھے کہ جنہیں سارے انبیاء کرامؑ پہنچاتے رہے۔ اور جو انہی عقائد کو دل سے مان لے اور اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرلے تو دراصل یہی اسلام ہے۔

البتہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے کے حالات و شرائط اور انسانوں کی فکری بالیدگی کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسی شریعتیں نازل فرمائیں جن پر عمل کرکے وہ دنیا وآخرت میں کامیاب و سرخرو ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف زمانوں میں شریعتیں بدلتی رہیں، لیکن بنیادی عقائد کبھی نہیں بدلے۔ حضرت نوحؑ کے اوپر اللہ نے پہلی شریعت نازل فرمائی اور حضرت محمد ﷺ کے اوپر اپنی آخری شریعت نازل فرمائی۔ یوں شریعت محمدیؐ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بنی نوع بشر کے لیے بھیجی جانے والی شریعتوں میں سے آخری شریعت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کل قیامت تک اللہ کی جانب سے کوئی اور شریعت نہیں آئے گی اب جتنے انسان اس روئے زمین پر آئیں گے سب کے اوپر فرض ہے کہ وہ اسی آخری دین اور شریعت کی پیروی کرے تاکہ دنیا اور آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں کیونکہ اللہ تعالی نے اسی آخری دین کو کہ جس کی تبلیغ اس کے آخری نبیؐ نے فرمائی ہے، تمام انسانوں کے لیے منتخب فرمایا ہے۔

"إِنَّ الدِّينَ عِنْدَاللَّهِ الْإِسْلام"[1] یعنی اللہ کے نزدیک دین تو بس اسلام ہے۔

اور دوسری جگہ فرمایا:

"وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلامِ ديناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرِينَ"[2]

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواہاں ہو گا وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ پھر اس دین کے کامل ہونے اور نعمتوں کے اتمام اور اس دین سے اپنی رضایت کا بھی اعلان فرمایا:

"الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتي وَ رَضيتُ لَكُمُ الْإِسْلامَ ديناً"[3]۔ یعنی آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

۱۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۹۔

۲۔ سورہ آل عمران، آیت ۸۵۔

۳۔ سورہ مائدہ، آیت ۳۔

لیکن دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے اس دنیا سے جانے کے بعد مسلمانوں کے درمیان مختلف مسائل پر اختلافات پیدا اص ہو گئے اور بعد میں یہ باقاعدہ فرقوں کے وجود میں آنے کا باعث بنے۔ حسنِ ظن کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ابتدائی طور پر یہ اختلافات اجتہادی نوعیت کے تھے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گہرے ہوتے چلے گئے اور بعد میں مختلف گروہوں اور فرقوں میں تقسیم پر منتج ہو گئے۔ البتہ یہ بات بھی نا قابل انکار ہے کہ تاریخ اسلام میں بعض ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے جنھوں نے مغرضانہ طور پر مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اور انتشار پھیلانے کی خاطر ہی اختلاف کا بیج بویا۔

لیکن زیادہ تر اختلافات بنیادی عقائد اور دیگر مسائل کے بارے میں لوگوں کی سوچ اور طرزِ تفکر کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہی ظہور پذیر ہوئے۔ چونکہ انسان کی خلقت کچھ اس طرح سے ہوئی ہے کہ وہ مختلف الخیال واقع ہوئے ہیں۔ انسانوں کا عقل و شعور، سوجھ بوجھ، اور فہم وادراک یکساں نہیں ہے۔ کوئی کسی طرح سے سوچنے اور دیکھنے کا عادی ہے اور کوئی کسی اور طرح سے۔ یوں اسی فکری اور عقلی اختلاف کی وجہ سے تاریخ اسلام میں مسلمانوں کے درمیان بھی مختلف گروہ سامنے آتے رہے۔ اور آج پوری دنیا میں مسلمانوں کے بہت سے گروہ اور فرقے پائے جاتے ہیں۔

اگرچہ ابتدائی صدیوں کی نسبت پھر بھی بہت کم ہیں کیونکہ پیغمبر اکرم ﷺ کے بعد جتنے فرقے اسلام کے ابتدائی سالوں خصوصاً ابتدائی تین صدیوں میں وجود میں آئے ان کی تعداد کہیں زیادہ تھی لیکن ان میں سے زیادہ تر فرقے امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ معدوم ہوتے چلے گئے۔ بہر حال آغاز سے لے کر آج تک جو دو بڑے فرقے مسلمانوں کے درمیان رہے ہیں اور اب بھی وجود رکھتے ہیں وہ اہل سنت اور اہل تشیع ہیں۔ اور ایک اعتبار سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ باقی فرقے انہیں دو فرقوں کے ذیل میں آتے ہیں۔ یہ دونوں فرقے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اکرم ﷺ کی رسالت پر مکمل ایمان رکھتے ہیں اور قرآن مجید کو اللہ کی آخری کتاب ہدایت سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود دوسری طرف یہ بھی ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہے کہ تاریخ کے مختلف ادوار میں مسلمانوں کے مختلف گروہ اور فرقے آپس میں دست و گریباں بھی رہے ہیں اور کئی مواقع پر تو باقاعدہ خونریزی کے بھی مرتکب ہوتے رہے ہیں۔ اور آج کی دنیا

میں بھی اگر ہم دیکھیں تو بعض مقامات پر انہی فرقوں اور مسالک کی بنیاد پر مسلمان ایک دوسرے سے متصادم نظر آتے ہیں۔ اور جہاں متصادم نہیں ہیں وہاں بھی جیسی الفت و محبت اور قربت بحیثیت مسلمان ان کے درمیان ہونی چاہیے تھی وہ نظر نہیں آتی۔

تو اب یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر مسلمانوں کے مختلف مسالک اور فرقوں کے درمیان یہ اختلافات کیوں پائے جاتے ہیں؟ اور آخر اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ وہ کون سی وجوہات ہیں کہ جن کی بنیاد پر یہ ایک دوسرے کے قریب آنے کی بجائے ایک دوسرے سے دور ہیں؟

مختلف مکاتب فکر اور مذاہب کی ایک دوسرے سے دوری کے اسباب

تو یہاں قبل اس کے کہ سائبر اسپیس پر مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کے مواقع اور کردار کا جائزہ لیا جائے، ضروری معلوم ہوتا کہ پہلے ان مذاہب کے درمیان اختلاف کی وجوہات پر روشنی ڈالی جائے کیونکہ جب تک اصل مشکل کھل کر سامنے نہ آ جائے اس کو حل کرنے کے مواقع کی تلاش کا کوئی فائدہ نہیں ہے لہٰذا یہاں پہلے مسالک کے درمیان دوری اور اجنبیت کے اسباب و علل کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ یقینا سوچنے کا مقام ہے کہ جہاں مسلمانوں کے عقائد اور تعلیمات میں زیادہ تر مشترکات پائے جاتے ہیں اور اختلافات بنسبت مشترکات کے کم ہی ہیں لیکن اس کے باوجود بعض مواقع پر ان کے درمیان اتحاد و اتفاق اور الفت و محبت کے بجائے تفرقہ اور نفرت کے جذبات کیوں پائے جاتے ہیں۔[1]

۱۔ جیسے علامہ اقبال نے اپنی مشہور نظم "شکوہ جواب شکوہ" میں اسی مطلب کو خوبصورت شعری پیرائے میں یوں بیان کیا ہے:

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

تو اختلافات کی وجوہات میں دقت اور غور و فکر سے جو باتیں سامنے آتی ہیں ان کے مطابق چند اہم ترین اسباب درج ذیل ہیں:

الف: ایک دوسرے کے عقائد سے لاعلمی

انسانی زندگی میں پیش آنے والی بہت سی مشکلات اور مسائل کی بنیادی وجہ لاعلمی اور جہالت ہے۔ اور پھر اسی لاعلمی اور جہالت کے اثرات انسانی زندگی پر یوں مرتب ہوتے ہیں کہ بعض مرتبہ طویل مدت تک انہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ تو مختلف مذاہب اور مکاتب فکر کے ماننے والوں کا ایک دوسرے سے دور ہونے کے اسباب میں سے بھی ایک اہم سبب ایک دوسرے کے عقائد اور بنیادی تعلیمات سے لاعلمی اور ناواقفیت ہے۔ عام طور پر لوگ صرف اپنے مذہب کی تعلیمات سے واقف ہوتے ہیں اور دوسرے مذاہب کے بارے میں انہیں کوئی علم نہیں ہوتا یا جو کچھ وہ جانتے ہیں وہ دوسروں کی زبانی سنی سنائی غیر مستند باتیں ہی ہوتی ہیں اس وجہ سے وہ انہیں غلط سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علیؑ کا بھی ایک فرمان ہے: الناس اعداء ما جھلوا[۱] لوگ اس چیز کے دشمن ہوتے ہیں جس سے وہ جاہل ہوں۔

اور یہ صرف عام عوام کا المیہ نہیں ہے بلکہ خواص کا بھی یہی المیہ ہے کیونکہ بعض مسالک و مذاہب کے علماء اور خواص بھی دوسرے مذاہب کے عقائد اور بنیادی تعلیمات سے لاعلم ہوتے ہیں پھر اس کا خمیازہ پوری ملت اور قوم کو بھگتنا پڑتا ہے۔ کیونکہ پھر جب وہ اپنی لاعلمی کے باوجود دوسرے مسالک اور مذاہب کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہیں تو وہ یقینا حقائق کے برخلاف ہی ہوتا ہے اور چونکہ معاشرے میں اس کی حیثیت ایک عالم دین کی ہوتی ہے لہٰذا عوام اس کی بات کو مبنی بر حق سمجھ کر دوسرے مسالک اور مذاہب کے بارے میں منفی انداز اور رویہ اپنانے لگتے ہیں۔

یہاں ایک اور نکتہ بھی قابل توجہ ہے کہ بعض مسالک کے وہ معدودے لوگ جو دوسروں کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں وہ بھی صحیح ذرائع سے جاننے کی بجائے غلط ذرائع سے جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ ہر مسلک اور مذہب کے صحیح عقائد اور تعلیمات کو جاننے کا صحیح ذریعہ اس مکتب کے اپنے علما اور سکالرز کی جانب سے لکھی گئی کتابیں ہیں یا خود اسی مسلک کے علما

۱۔ نہج البلاغہ، حکمت نمبر ۴۳۸۔

اور خواص کے بیانات ہیں۔ اب اگر لوگ ان صحیح اور منطقی ذرائع کو چھوڑ کر اس مسلک اور مذہب کے مخالفین سے جاننے کی کوشش کریں گے یا مخالفین کی جانب سے لکھی گئی کتابوں سے جاننے کی کوشش کریں گے تو درست معلومات ملنے کے بجائے غلط اور غیر مستند معلومات ہی ہاتھ لگیں گے۔ یوں اس مسلک یا مذہب کے بارے میں اس کی پوری سوچ اور فکر غلط بنیادوں پر قائم ہو گی اور نتیجتاً وہ انہیں دین کا دشمن خیال کرنے لگیں گے، اور پھر یہ کسی مرحلے پر باہمی تصادم اور خونریزی پر منتج ہو گا۔

ایک اور نکتہ جو لوگوں کے درمیان تفرقہ ،اختلاف اور دوری کا سبب بنتا ہے وہ یہ ہے کہ دوسرے مسالک کے بارے میں جب کچھ لوگ آراء قائم کرتے ہیں تو ان مسالک کے نیک و متقی علمائے کرام اور خواص کو دیکھ کر اور ان کے طرزِ حیات کو دیکھ کر قائم کرنے کی بجائے وہ ان کے عوام کی زندگی اور طرز حیات اور عوام میں سے بعض کے غیر معقول حرکات و سکنات اور باتوں کی بنیاد پر قائم کرتے ہیں۔ حالانکہ کسی بھی مسلک اور فرقے کے حقیقی عامل اور رول ماڈل ان کے عوام نہیں بلکہ علما اور اسکالرز ہوتے ہیں۔ اب عوامی طرز حیات سے دوسرے مسالک کو پہچاننے اور جاننے کی وجہ سے ان کے بارے میں حقائق پھر بھی ہاتھ نہیں آتے۔اور یوں دوسرے مسلک کے بارے میں لاعلمی اور جہالت باقی رہتی ہے۔

لہٰذا اس سے نجات کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے عقائد اور تعلیمات کو ان کے صحیح ذرائع سے جاننے اور حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ (کہ آج کے دور میں اس کا بہترین اور آسان ترین وسیلہ سائبر اسپیس ہے۔ اس کے ذریعے مختلف مسالک اور مذاہب کے ایک دوسرے کے عقائد اور تعلیمات سے آگاہی کے مختلف طریقوں کا تذکرہ آگے ہو گا۔)

ب: ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی

بدگمانی بہت سی برائیوں کا سبب بنتی ہے اور بدگمانی کی وجہ سے انسانوں کے تعلقات بگڑ جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے لوگوں کے درمیان محبت، نفرت اور دشمنی میں بھی بدل جاتی ہے۔ قرآن بھی صاحبان ایمان کو بدگمانی سے بچنے کا حکم دیتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

"یا أَیُّهَا الَّذینَ آمَنُوا اجْتَنبُوا کَثیراً منَ الظَّنّ إنَّ بَعْضَ الظَّنّ إثْم"[۱]۔ یعنی اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، بعض گمان یقیناً گناہ ہیں۔

بعض مسلمانوں کے مابین تفرقہ اور اختلاف کی ایک اور وجہ ان کا ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی ہے۔ درحقیقت اس بدگمانی کی بنیادی وجہ بھی وہی لاعلمی ہی ہے جس کی وجہ سے ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو جاتی ہے جس طرح عام انسانوں کے درمیان کبھی کبھی ایک دوسرے کے خیالات اور افکار سے لاعلمی کی وجہ سے بدگمانی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ ایک دوسرے کے بارے میں برے خیالات رکھتے ہیں لیکن علم کے بعد جب اسے پتہ چل جائے کہ وہ جیسا اس کے بارے میں سوچ رہا تھا، ویسا نہیں ہے تو پھر ان کے درمیان جو دوری تھی وہ ختم ہو جاتی ہے اسی طرح جب انسان دوسرے مسالک ومذاہب کی تعلیمات سے بھی بالکل لاعلم ہو تو ان کے بارے میں بھی بدگمان ہو جاتا ہے اور پھر یہ تفرقہ اور اختلاف تک پہنچ جاتا ہے۔

کیونکہ اگر کسی معاشرے میں بدگمانیوں کا سلسلہ بڑھ جائے تو اس سے لوگوں کے ایک دوسرے پر اعتماد کو ٹھیس پہنچتا ہے جس سے آپس میں نفرت و کدورت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے جو معاشرے کے اجتماعی شیرازے کو بکھیر کر رکھ دیتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ انسان دوسروں پر حسن ظن رکھے۔ حضرت امام علی فرماتے ہیں:

"ولا تظنن بکلمة اخرجت من اخیك سوء و انت تجد لها فی الخیر محملا"[۲] یعنی اپنے بھائی کے منہ سے نکلنے والی باتوں کے بارے میں بدگمانی مت کرو جبکہ تم اس بات کے بارے میں حسن ظن بھی قائم کر سکتے ہو۔

تو جہاں یہ حکم عام لوگوں کے لیے ہے وہاں مکاتب فکر کے لیے بھی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی سے پرہیز کریں۔ لہٰذا اس کا حل یہ ہے کہ انسان ایک دوسرے کے ساتھ مکالمہ کریں اور مکالمے کے ذریعے ایک دوسرے کے افکار و نظریات سے واقف ہونے کی کوشش کریں تو آپس کی دوریاں ختم ہو سکتی ہیں۔ آج کل سائبر اسپیس بھی مکالمہ کا ایک فورم ہے۔

۱۔ سورہ حجرات، آیت ۱۲۔

۲۔ حر عاملی، ۱۳۶۷، ج۸، صفحہ: ۶۱۴۔

مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کی ضرورت اور اہمیت

اب یہاں مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کی ضرورت اور اہمیت کے حوالے سے چند نکات پیش کیے جاتے ہیں تاکہ اس کی اہمیت اور ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے سائبر اسپیس پر اس کام کے مواقع سے استفادہ کی اہمیت کے بارے میں زیادہ آگاہی کے ساتھ بحث کی جاسکے۔

مختلف مسالک کے لوگوں کو تفرقے سے دور رہ کر ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد واتفاق کے ساتھ رہنے کا حکم نہ صرف قرآنی دستور ہے بلکہ یہ معاشرے میں اجتماعی زندگی گزارنے والے انسانوں کی پر امن بقائے حیات کے لیے ضروری بھی ہے لہٰذا تقریب بین المذاہب کی ضرورت قرآن وسنت کے ساتھ ساتھ حکم عقل کی بنیاد پر بھی مسلّم ہے۔

بحیثیت مسلمان جب ہم تقریب بین المذاہب کی اہمیت اور ضرورت پر بحث کرتے ہیں تو یہ کام ہمارے لیے نہایت آسان ہو جاتا ہے کیونکہ جس کتاب کو ہم اپنے لیے اللہ کی طرف سے کتاب ہدایت سمجھتے ہیں تو اس میں کئی آیات کریمہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتحاد و اتفاق سے رہنے اور اختلاف اور انتشار سے بچنے کا حکم دیا ہوا ہے اسی طرح جس نبی کو اللہ کی جانب سے اپنا آخری نبی تسلیم کرتے ہیں انہوں نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی ہے۔

لہٰذا اب یہاں اس سلسلے میں چند آیات اور احادیث پیش کی جاتی ہیں تاکہ موضوع کی اہمیت واضح ہو جائے۔

اللہ رب العزت قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ"۔[۱]

اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو اور تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی اور اس کی نعمت سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گھڑے کے کنارے تک پہنچ گئے تھے کہ اللہ نے تمہیں اس سے بچالیا، اس طرح اللہ اپنی آیات کھول کر تمہارے لیے بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔

۱۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۰۳۔

اس آیت میں قرآن حکیم نے نہ صرف اہل ایمان کو بلکہ دنیا کے تمام انسانوں کو ایک منصفانہ اصول دیا ہے جس کو اپنانے سے لوگ اختلاف اور انتشار کا شکار نہیں ہوں گے اور وہ اصول یہ ہے کہ تمام انسان اللہ تعالیٰ کی رسی کو تھام لیں اور تفرقے میں نہ پڑیں۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قرآن میں ارشاد ہے:

"ولا تكُونوا كالّذين تفرّقوا واخْتلفوا منْ بعْد ما جاءهُمُ الْبيّنات وأُولئك لهُمْ عذابٌ عظيم"۔[۱]

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو واضح دلائل آنے کے بعد بٹ گئے اور اختلاف کا شکار ہوئے اور ایسے لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہے۔

پھر دوسری جگہ فرمایا:

"وأَطيعُوا اللَّهَ ورَسُولَهُ ولا تنازَعُوا فتفْشلُوا وتذْهبَ ريحُكُمْ واصْبرُوا إنَّ اللَّهَ معَ الصَّابرين"۔[۲]

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں نزاع نہ کرو ورنہ ناکام رہو گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر سے کام لو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اسی طرح ایک اور آیت میں مومنین کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

"إنَّمَا الْمُؤْمنُونَ إخْوَةٌ فَأَصْلحُوا بيْنَ أَخَوَيْكُمْ واتَّقُوا اللَّهَ لعلَّكُمْ تُرْحَمُونَ"۔[۳]

مومنین تو بس آپس میں بھائی بھائی ہیں، لہٰذا تم لوگ اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے بھی مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے:

المسلم اِخو المسلم لایظلمہ ولایسلمہ[۱] مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے نقصان پہنچاتا ہے۔

۱۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۰۵۔

۲۔ سورہ انفال، آیت ۴۶۔

۳۔ سورہ حجرات، آیت ۱۰۔

ایک اور مقام پر اللہ نے غیر مسلموں کو بھی توحید کے مشترکہ عقیدے کی بنیاد پر اتحاد کی دعوت کا حکم دیا ہے: :

"قُلْ یا أَهْلَ الْکتاب تَعالَوْا إِلی کَلِمَة سَواء بَیْنَنا وَبَیْنَکُمْ أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللَّهَ وَلا نُشْرِکَ بِه شَیْئاً وَلا یَتَّخِذَ بَعْضُنا بَعْضاً أَرْباباً مِنْ دُونِ اللَّه فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ"۔ [۲]

کہہ دیجئے: اے اہل کتاب! اس کلمے کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے، وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ بنائیں اور اللہ کے سوا آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں، پس اگر نہ مانیں تو ان سے کہہ دیجئے: گواہ رہو ہم تو مسلم ہیں۔

قرآن کے علاوہ احادیث و روایات سے بھی اتحاد، بھائی چارگی اور الفت کا درس ملتا ہے۔ جس سے اس کی اہمیت مزید اجاگر ہو جاتی ہے۔

جیسے پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

"مَثَلُ الْمُؤْمِنِ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَکَی بَعْضُهُ تَدَاعَی سَائِرُهُ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّی"۔ [۳] مسلمان باہمی الفت اور رحمت میں ایک جسم کی مانند ہیں کہ اگر جسم کے کسی حصے میں تکلیف ہو تو اس کا سارا جسم بیداری اور بخار کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۱۔ ابن کثیر دمشقی، ۱۴۱۹، جلد: ۷، صفحہ: ۳۵۰، ۳۵۱۔ ابن ادریس، ۱۴۱۰ق، جلد: ۲، صفحہ: ۱۶۔

۲۔ سورہ آل عمران، آیت ۶۴۔

۳۔ مجلسی، ۱۴۰۳ق، جلد: ۵۸، صفحہ: ۱۵۰۔ پاینده، ۱۳۸۲ش، صفحہ: ۷۱۵۔

ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے:

"الْمُؤْمِنُونَ مُتَّحِدُونَ مُتَآزِرُونَ مُتَضَافِرُونَ كَأَنَّهُمْ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ"۔[۱] مومنین آپس میں ایک جسم کی مانند متحد ایک دوسرے کے معاون اور ایک دوسرے سے ہماہنگ ہوتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

"الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ بِمَنْزِلَةِ الْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضاً"۔[۲] مومن ایک دوسرے کے لیے ایسی ساخت کی مانند ہے جو ایک دوسرے کو مضبوط کرتی ہے۔

ایک اور حدیث کے اندر آپؐ کا ارشاد ہے:

"الْمُؤْمِنُونَ يَدٌ وَاحِدَةٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ"۔[۳] صاحبان ایمان اپنے مخالفین کے سامنے ایک ہاتھ کی مانند ہیں۔

اسی طرح حضرت امام علی علیہ السلام اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ثُمَّ إِنِّي أُوصِيكَ يَا حَسَنُ وَجَمِيعَ وُلْدِي وَأَهْلَ بَيْتِي وَمَنْ بَلَغَهُ كِتَابِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِتَقْوَى اللَّهِ رَبِّكُمْ- وَلا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ. وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعاً وَلا تَفَرَّقُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ أَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَإِنَّ الْمُبِيرَةَ وَهِيَ الْحَالِقَةُ لِلدِّينِ فَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ"۔[۴]

اے حسن میں آپ اور اپنی ساری اولاد اور گھر والوں اور جس جس مومن تک میرا یہ مکتوب پہنچے سب کو وصیت کرتا ہوں کہ اپنے پروردگار اللہ کا تقوی اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں اور یہ

۱۔ مجلسی، ۱۴۰۳ق، جلد: ۵۸، صفحہ: ۱۵۰۔

۲۔ ایضا حوالہ سابق۔ ابن ابی حاتم، ۱۴۱۹ق، جلد: ۱۲، صفحہ: ۵۰۶۔

۳۔ مجلسی، ایضا حوالہ سابق۔

۴۔ کلینی، ۱۴۲۹ق، جلد: ۱۳، صفحہ: ۴۵۳۔ ابن شعبہ حرانی، ۱۴۰۴، ۱۳۶۳ق، صفحہ: ۱۹۸۔

کہ صرف مسلمان بن کر اس دنیا سے جاؤ۔ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ میں نہ پڑو کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے: لوگوں کے درمیان صلح کرانا تمام نمازوں اور روزوں سے افضل ہے۔ اور بتحقیق دین کو تباہ کرنے والی چیز لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنا ہے۔

تو قرآن و سنت میں اللہ اور اس کے نبیؐ نے اہل ایمان کو تفرقے سے بچنے اور آپس میں الفت و محبت کا رشتہ پیدا کرنے کی تاکید فرمائی ہے اس لیے اللہ اور رسولؐ پر ایمان رکھنے والے سارے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ احکام الٰہی اور فرامین رسولؐ کی پیروی کرتے ہوئے جتنا ہو سکے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے قریب کرنے کی کوشش کریں اور ان کے مابین انتشار پیدا کرنے کی دشمن کی سازشوں کو ناکام بنائیں۔

سائبر اسپیس پر مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کے مواقع

قرآن و حدیث کی روشنی میں تقریب بین المذاہب کی اہمیت اور ضرورت کی وضاحت کے بعد اب یہاں سائبر اسپیس پر موجود اس کے مواقع پر بحث کرتے ہیں۔

جب سے انٹرنیٹ کی ٹیکنالوجی آئی ہے اس وقت سے دنیا ایک گلوبل ویلیج میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اور لوگوں اور اقوام کے لیے ایک دوسرے کے افکار اور عقائد کو جاننے اور سمجھنے کے مواقع میں اضافہ ہوا ہے۔ آج انسان نہ صرف بڑی آسانی کے ساتھ اس وسیلے کے ذریعے اپنے افکار و خیالات کو دوسروں تک پہنچا سکتا ہے بلکہ دوسروں کے خیالات سے بھی اتنی ہی سرعت کے ساتھ واقف ہو سکتا ہے، گویا اس سے ابلاغ رسانی اور مواصلاتی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ آج لوگ دنیا کے کسی کونے میں بھی ہوں بڑی آسانی سے ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ یہ آج انسانی زندگی کا ایک لازمی حصہ بن چکا ہے لہٰذا آج کے انسانوں خصوصا نوجوان نسل کا زیادہ تر وقت سائبر اسپیس پر ہی گزرتا ہے لہٰذا یہ ایک ایسا اوپن فورم ہے جہاں مختلف مکاتب فکر اور مذاہب کے درمیان اتحاد و وحدت کا رشتہ قائم کرنے کے مواقع بہت زیادہ پائے جاتے ہیں، اور اس پر انجام دیے گئے کام کے اثرات سماج کے رویے پر سرعت کے ساتھ مرتب ہو سکتے ہیں۔

آج کل سائبر اسپیس پر جہاں اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کو آپس میں لڑانے اور ان کے درمیان دوریاں پیدا کرنے کے لیے مختلف مکاتب فکر اور مذاہب کے درمیان موجود اختلافات کو اچھالنے میں مصروف ہیں؛ وہیں مثبت سوچ رکھنے والے اور دین کا درد رکھنے والے لوگوں پر بھی لازم ہے کہ وہ اس سہولت کے ذریعے مثبت کاموں کو فروغ دیں اور اسلام کے صحیح پیغام کو لوگوں تک پہنچائیں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا کرنے اور ان کے مابین الفت و محبت ایجاد کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ مسلمان ایک پر امن فضا میں زندگی گزار سکیں۔

تقریب بین المذاہب میں سائبر اسپیس کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ سائبر اسپیس پر تقریب بین المذاہب کے بے شمار مواقع موجود ہیں۔ جن میں سے چند ایک اہم مواقع کی یہاں نشاندہی کی جاتی ہے۔

مختلف مسالک کے علماء اور اسکالرز کا انٹرنیٹ پر ایک دوسرے سے روابط اور مکالمے کو فروغ دینا

آج کے دور میں مصروفیات بڑھنے کی وجہ سے یا دوسرے واضح لفظوں میں ترجیحات بدلنے کی وجہ سے لوگوں کے پاس ایک دوسرے سے بالمشافہ ملاقات کا وقت نہیں ہوتا ہے، ایسے میں لوگ انٹرنیٹ کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطے میں رہنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ تو جہاں عام لوگوں کی مصروفیات ہوتی ہیں وہاں علمائے کرام اور سکالرز حضرات کی مصروفیات تو اور زیادہ ہوتی ہیں۔ تو اگر وہ بالمشافہ ایک دوسرے سے رابطہ برقرار نہ رکھ سکیں تو بھی عصر حاضر میں انٹرینٹ کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطہ برقرار رکھ سکتے ہیں اور اس کے ذریعے ایک دوسرے کے افکار و خیالات سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ اور یوں ان کے مابین مکالمے کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ مسالک اور مذاہب کے درمیان دوری اور اختلاف کی ایک بنیادی وجہ ایک دوسرے کے عقائد اور تعلیمات سے لا علمی ہے۔ تو اس کے حل کا ایک بہترین طریقہ مختلف مکاتب فکر اور مذاہب کے علماء اور اسکالرز کا انٹرنیٹ پر ایک دوسرے سے رابطہ ہے۔
انٹرنیٹ پر علما کے ایک دوسرے سے روابط کے بہت سے طریقے ہو سکتے ہیں۔

جن میں سے ایک فیس بوک پر رابطہ ہے۔ اس پر نہ صرف رابطہ آسان ہے بلکہ افکار کا تبادلہ بھی سہل ہے۔

سائبر اسپیس پر اس وقت سب سے مقبول اپیلیکیشن فیس بوک ہے جس پر کروڑوں لوگوں کے اکاؤنٹس بنے ہوئے ہیں۔ جن میں ہر دین ومذہب، مسلک اور رنگ و نسل کے لوگ شامل ہیں؛ لہٰذا آج کے دور میں سماج کے اندر کسی فکر و نظریے اور ثقافت کو فروغ دینے میں اس کا اہم کردار ناقابل انکار ہے۔ کیونکہ اس وقت فیس بوک پر بنے بعض پیجز کے فالورز کی تعداد لاکھوں میں ہے جہاں کوئی مطلب یا پیغام منٹوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگوں تک پہنچ جاتا ہے۔اور اس کے اثرات ان کے افکار پر مرتب ہونا شروع ہو جاتے ہیں، بلکہ یہ کہنا بھی شاید مبالغہ نہ ہوگا کہ دورِ حاضر کی بعض الیکٹرانک میڈیا سے بھی زیادہ اس وقت سوشل میڈیا خصوصا فیس بوک کا عوام الناس کے افکار پر اثر مرتب ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس وقت یہ ایک ایسا عوامی فورم بن چکا ہے جہاں لوگ اپنے افکار و نظریات کو رسمی تکلفات کے بغیر کھل کر بیان کرتے ہیں۔ آج کل کی نوجوان نسل کا زیادہ تر وقت انٹرنیٹ اور فیس بوک پر ہی گزرتا ہے یہی وجہ ہے کہ حتی وہ لوگ جو کتب بینی سے چڑ رکھتے ہیں وہ بھی فیس بوک کے پوسٹ اور مطالب کو پڑھنے اور دیکھنے میں دلچسپی لیتے ہیں۔

لہٰذا اس وقت فیس بوک ایک ایسا فورم ہے جہاں مختلف مسالک کے علمائے کرام اور مذہبی اسکالرز اگر چاہیں تو مثبت انداز میں تقریب بین المذاہب کا کام انجام دے سکتے ہیں اور مکالمہ بین المسالک کو فروغ دے سکتے ہیں۔ اگر علمائے کرام یہ کام نیت نیتی کے ساتھ فیس بوک پر شروع کریں تو اس کے نہایت مثبت اثرات عوام الناس خصوصا نوجوانوں کے افکار و نظریات پر مرتب ہو سکتے ہیں جس سے نادیدہ قوتوں کی جانب سے مسلمانوں کے مابین مسلک و مذہب کو بنیاد بنا کر پیدا کی جانے والی آپس کی دوریاں کم ہو سکتی ہیں۔

فیس بوک پر اتحاد اور وحدت بین المسلمین کے حوالے سے قابل عمل ممکنہ اقدامات میں سے ایک یہ ہے کہ علمائے کرام اور مذہبی اسکالرز اپنے اپنے اکاؤنٹ میں دوسرے مکاتب فکر کے افراد اور علما کو اپنے دوستوں کی فہرست میں شامل کریں۔ کیونکہ فیس بوک کی مجازی دنیا کے غیر رسمی اور رائج قانون کے مطابق صرف حقیقی دوستوں کو ہی اپنا دوست بنانا ضروری نہیں ہے بلکہ ایسے

لوگوں کو بھی اپنانے اور دوست بنانے میں کوئی ممانعت نہیں ہے جس سے بالمشافہ کبھی ملاقات ہی نہ رہی ہو۔ لہٰذا مختلف مکاتب فکر کے علما اور اسکالرز اگر حقیقی دنیا میں ایک دوسرے کے دوست نہ بھی ہوں تو یہاں دوست بن سکتے ہیں اور یوں ایک دوسرے کے افکار سے براہ راست اور بلا واسطہ واقف ہو سکتے ہیں۔ جس سے بعض اوقات ''واسطوں'' کے سوء تفاہم کی وجہ سے ایک دوسرے کے افکار و خیالات کے بارے میں پیش آنے والی غلط فہمیوں سے نجات مل سکتی ہے۔

اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ علمائے کرام مختلف اختلافی امور کے بارے میں ذاتی چیٹ روم میں ایک دوسرے سے مکالمہ بھی کر سکتے ہیں۔ پھر حاصلِ مکالمہ کو اپنے صفحات پر مثبت انداز میں لوگوں کے ساتھ شئیر کر سکتے ہیں۔

الحمد للہ اس وقت خوش آئند اور حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ آج مختلف مکاتب فکر کے بہت سے لوگ فیس بوک پر ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ جو اس وقت مکالمہ بین المسالک کو بطریق احسن فروغ دے رہے ہیں۔ جس سے لوگوں کے درمیان دوریاں قربت میں بدل رہی ہیں۔

ایک اور طریقہ یہ ہے کہ مختلف مسالک کے علمائے کرام اور مذہبی اسکالرز فیس بوک پر پیجز بنائیں اور ان پر مسلمانوں کے مشترکہ عقائد اور افکار کو فروغ دیں اور ایسے مطالب نشر کریں جن سے لوگوں کے درمیان الفت و محبت کو فروغ ملے اور مسلمانوں کے مسائل اور ان کے حل کے طریقوں پر گفتگو کریں۔

اس وقت فیس بوک پر مختلف مسالک کے لوگوں کی جانب سے ہر طرح کے پیجز بنے ہوئے ہیں جن میں تفرقہ انگیز پیجز بھی ہیں اور اتحاد و وحدت اور مثبت باتوں کو فروغ دینے والے پیجز بھی موجود ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نیک سیرت اور امت محمدیہ کا درد رکھنے والے علما اور اسکالرز آگے بڑھیں اور لوگوں کے قلوب کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کریں۔[1]

۱۔ فیس بوک پر مختلف مکاتب فکر کے درمیان اتحاد و وحدت اور اسلام کے صحیح امن و سلامتی اور رواداری کے پیغام کو فروغ دینے میں مصروف کچھ پیجز کا لینک اور ایڈریس یہاں دیا جاتا ہے۔

مسلم یونائٹی پاکستان: https://web.facebook.com/MuslimUnityPakistan/

رہبر انقلاب اسلامی آیۃ اللہ خامنہ ای کا پیج: https://web.facebook.com/www.Khamenei.ir

ویب سازی کے ذریعے مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کو فروغ دینا

سائبر اسپیس پر مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کو سماج میں فروغ دینے کا ایک اور طریقہ ویب سازی ہے۔ اس کے ذریعے دین کے پر امن اور مثبت پیغام کو پوری دنیا میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ خود دین کے صحیح پیغام سے آشنائی لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

انٹرنیٹ پر مثبت سوچ رکھنے والے افراد کی جانب سے اٹھائے جانے والے اقدامات میں سے کچھ بلکہ بہت سے ایسے بھی ہیں جو اگرچہ تقریب بین المذاہب اور اختلافات کو مٹانے کے جذبے کے تحت نہ بھی اٹھائے گئے ہوں بلکہ صرف اس جدید سہولت سے اپنے حق میں فائدہ اٹھانے کی غرض سے ہی اٹھائے گئے ہوں لیکن پھر بھی یہ اس سائبر اسپیس کی خصوصیت ہی ہے کہ ان اقدامات کی وجہ سے لاشعوری طور پر ہی سہی لیکن مختلف مسالک کے ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانیوں میں کافی حد تک کمی آئی ہے۔

مثلا مدارس اور حوزہ ہائے علمیہ کا اپنی کاوشوں اور فعالیتوں کو بذریعہ ویب سائٹ انٹرنیٹ پر اپلوڈ کرنے جیسے اقدامات۔ جو وقتا فوقتا اپڈیٹ بھی ہوتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ بہت سے وہ مدارس اور حوزات علمیہ جنہوں نے اپنے اداراوں کے باقاعدہ ویب سائٹس بنا رکھے ہیں اور اپنے ادارے کی علمی و تحقیقی فعالیت اور باقی کاموں کی تفصیلات اپنے ویب سائٹس پر اپلوڈ کرتے ہیں، انہوں نے صرف اپنے طالبعلموں اور اپنے ادارے سے وابسطہ افراد کی سہولت اور انہیں باخبر رکھنے کے لیے ہی یہ اقدامات اٹھائے ہوں لیکن یہ چونکہ ایک مجازی دنیا ہے جہاں کی خبریں ہر کسی کی پہنچ میں ہوتی ہیں اور ہر کوئی ان سے باخبر ہو سکتا ہے لہٰذا جب انہی ویب سائٹس کو

آیۃ اللہ خامنہ ای کا انگلش پیج: https://web.facebook.com/www.Khamenei.ir/

(البتہ اس بات کی تصدیق نہی ہو سکی کہ فیس بوک پر کیا یہ واقعی آیۃ اللہ خامنہ ای کے ہی دفتر کی جانب سے بنایا گئے پیجز ہیں یا کسی ارادتمند یا ارادتمندوں کی جانب سے ان کے افکار کی ترویج کے لیے از خود بنائے گئے ہیں۔ کیونکہ فیس بوک پر مختلف شخصیات کو چاہنے والے لوگوں کی جانب سے ان شخصیات کے افکار اور نظریات کی نشر واشاعت کے لیے از خود صفحات بنانے کا رواج عام ہے۔)

مولانا طارق جمیل کا پیج: https://web.facebook.com/TariqJameel.official

مولانا طارق جمیل کا ایک اور پیج: https://web.facebook.com/Molana-Tariq-Jameel-Page-452528401547571/

دوسرے مسالک اور مکاتب فکر کے لوگ دیکھتے ہیں تو انہیں اس متعلقہ مسلک اور مکتب فکر کے بہت سے افکار اور نظریات کو بھی جاننے کا موقع ملتا ہے یوں وہ ان بدگمانیوں سے نجات حاصل کر لیتے ہیں جو دانستہ یا نادانستہ طور پر دوسرے مکتب فکر کے بارے میں پھیلائے گئے تھے۔

لہٰذا یہاں سے تقریب بین المذاہب اور اتحاد و وحدت کے حوالے سے سائبر اسپیس کا کردار اور نمایاں طور پر اجاگر ہو کر سامنے آ جاتا ہے۔ کیونکہ یہ بات ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مکاتب فکر کے درمیان دوریوں اور بعض اوقات اختلافات کی ایک وجہ ان مکاتب فکر کے دینی مدارس اور حوزات علمیہ کا ایک دوسرے کے نظام تعلیم اور حالات و خصوصیات سے ناواقفیت ہے۔

آج دنیا کے بڑے بڑے تعلیمی ادارے اور یونیورسٹیاں انٹرنیٹ کے ذریعے ایک دوسرے سے منسلک ہیں جہاں وہ اپنی اپنی تحقیقات اور علمی لٹریچرز کا ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ کرتے ہیں جس سے نہ صرف ان کے درمیان ایک فکری و علمی ہماہنگی پیدا ہوتی ہے بلکہ تجربات کے تبادلے کے ذریعے علمی اور تحقیقی میدان میں ترقی اور نت نئے ایجادات میں ایک دوسرے کے ممد و معاون بنتے ہیں۔ تو جہاں مختلف عصری درسگاہیں سائبر اسپیس کے ذریعے ایک دوسرے کے تجربات اور اور علمی تحقیقات سے مستفید ہو رہے ہیں وہیں دینی درسگاہوں کو بھی چاہیے کہ وہ بھی سائبر اسپیس کے ذریعے ایک دوسرے سے منسلک اور مرتبط ہوں اور اپنی اپنی تہذیب و ثقافت کے بارے میں ایک دوسرے سے مکالمہ کے ذریعے قربت کا ماحول پیدا کریں تاکہ لوگ دین و مذہب کو اتحاد اور قربت کا ذریعہ سمجھیں نہ کہ اختلاف اور تفرقہ کا۔ الحمد للہ اب یہ کام آہستہ آہستہ ہوتا جا رہا ہے۔

مدارس اور حوازت علمیہ کا سائبر اسپیس کی دنیا میں آمد

تقریب بین المذاہب کے حوالے سے ایک انتہائی اہم اور خوش آیند پیشرفت اہل مدارس اور علمائے کرام کا سائبر اسپیس کی دنیا میں مثبت قدم ہے۔

آج مختلف مکاتب فکر کے دینی مدارس اور حوزات علمیہ نے اپنے اپنے مدارس اور دینی اداروں کے ویب سائٹس بنا رکھے ہیں جہاں وہ اپنے مدارس اور اداروں کی علمی و تحقیقی فعالیتوں کو اپلوڈ کرتے رہتے ہیں۔ جس سے ہر کسی کو ان مدارس اور اداروں کی علمی فعالیتوں کے بارے میں جاننے

کا بھرپور موقع ملتا ہے۔ یوں اس سے جہاں عوامی سطح پر مدارس اور دینی اداروں کے بارے میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو رہا ہے؛ وہاں خود اہلِ مدارس اور علماکے درمیان ایک دوسرے کے بارے میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کا بھی خاتمہ ہو رہا ہے۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا تصور اب سے کچھ عرصہ قبل کہ جب انٹرنیٹ کا رواج عام نہیں تھا، نہیں کیا جاسکتا تھا اس لیے اُس زمانے میں مدارس ایک دوسرے کے بارے میں آج کی نسبت زیادہ غلط فہمیوں کا شکار تھے۔

یہاں اب مختلف مکاتب فکر کے مدارس اور حوزات علمیہ کے چند ویب سائٹس کے لنکس اور ویب ایڈریس کی نشاندہی کی جاتی ہے جو سائبر اسپیس پر فعال ہیں، اور ہمیشہ اپڈیٹ ہوتی رہتی ہیں:

- حوزہ علمیہ قم کا آفیشل ویب سائٹ:

http://www.hawzah.net/fa/Default

- جامعۃ المصطفیٰ ﷺ العالمیہ قم کا آفیشل ویب سائٹ:

http://miu.ac.ir/

- وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا آفیشل ویب سائٹ:

http://www.wifaqulmadaris.org/

- تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی ویب سائٹ:

http://tanzeemulmadaris.com/

- وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کی ویب سائٹ:

http://www.wmsp.edu.pk/

- جامعۃ المنتظر لاہور (وفاق المدارس الشیعہ پاکستان) کی ویب سائٹ:

http://jamiatulmuntazar.com/

- جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی:

http://www.banuri.edu.pk/

- دراالعلوم دیوبند انڈیا کی ویب سائٹ:

http://www.darululoom-deoband.com/

ان ویب سائٹس کے ذریعے کوئی بھی فرد ان مدارس کے اندر ہونے والی علمی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتا ہے۔ یوں مختلف مکاتب فکر اور مذاہب کے لوگوں کو ایک دوسرے کے بارے میں صحیح طرح جاننے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور پھر لوگوں کے درمیان ایک دوسرے کے بارے میں صحیح مثبت آگاہی ان کی باہمی قربت کا باعث بنے گی۔

مدارس کے نصاب کو سائبر اسپیس پر اپلوڈ کرنا

ایک اور اہم بات جو مدارس کے انٹرنیٹ کی دنیا میں آنے کے بعد تبدیلی کی شکل میں سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ بہت سے مدارس اور دینی تعلیمی ادارے اپنے مدارس میں پڑھائے جانے والے مکمل نصاب کو بھی اپنے ویب سائٹس پر اپلوڈ کر رہے ہیں جس سے تمام لوگوں کو مدارس میں پڑھائے جانے والے نصاب اور کورسس کے بارے میں مکمل آگاہی ہو رہی ہے اور یوں ان مدارس کے نصاب کو خفیہ فرقہ وارانہ مواد قرار دے کر ان کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والوں کے پروپیگنڈوں کا توڑ ہو رہا ہے۔

اور ان کی تعلیمات اور درسی نصاب کو بنیاد بنا کر کیے جانے والے اعتراضات بھی خود بخود دور ہو رہے ہیں، بلکہ اس سے خود مختلف مکاتب فکر کے ایک دوسرے کے مدارس کے نصاب پر لاعلمی اور نادانی میں کیے جانے والے اعتراضات کا بھی خاتمہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور سوء ظن کی بنیاد پر پیدا ہونے والے خیالات[1] کا بھی خاتمہ ہو رہا ہے۔ اور ظاہر سی بات ہے کہ جب ایک دوسرے کے بارے میں لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے پیدا ہونے والی بدگمانیاں ختم ہو جائیں تو اس سے نہ صرف مدارس ایک دوسرے کے قریب آئیں گے بلکہ اس سے خود مکاتب فکر اور ان کے ماننے والے ایک دوسرے کے قریب آئیں گے۔ کیونکہ جب اختلاف اور دوری کی وجہ ہی باقی نہ رہے تو خود دوری بھی باقی نہیں رہتی۔[2]

۱۔ جیسے اس قسم کے خیالات کہ "مخالف فرقے کے مدارس میں ہمارے فرقے کے خلاف تعلیم دی جاتی ہے۔"

۲۔ البتہ مختلف جگہوں پر بعض ایسے مدارس بھی پائے جاتے ہیں جو فرقہ واریت کو فروغ دینے میں مصروف ہیں جہاں وہ اتحاد و اتفاق سے زیادہ دوسروں سے اختلاف اور مقابلے کے کلچر کو فروغ دیتے ہیں، تو یہ درحقیقت نصاب کی وجہ سے نہیں بلکہ افراد کی ذاتی سوچ کا نتیجہ ہے اور یہ خود فرقہ وارانہ سوچ رکھنے والے افراد کی اپنی من پسند تشریح اور تفسیر ہے جو نصاب کا حصہ نہیں ہوتے لیکن اپنی خاص سوچ کی بناء پر وہ درسی مواد سے ہٹ کر اس قسم کی فرقہ وارانہ تعلیم طالبعلموں کو دیتے ہیں، ورنہ اس کا نصاب سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔

پاکستان کے بھی مختلف وفاق سے تعلق رکھنے والے دینی تعلیمی اداروں نے اپنے مدارس میں سال اول سے سال آخر تک پڑھائے جانے والے تمام درسی مواد اور نصاب کو اپنے اپنے ویب سائٹس پر اپلوڈ کر رکھے ہیں۔ جن میں سے چند ایک کے لنکس اور ویب ایڈریس کی یہاں نشاندہی کی جاتی ہے:

– وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا نصاب:

http://www.wifaqulmadaris.org/downloads/NisabBnin1436.pdf

– تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے درس نظامی کا نصاب:

http://tanzeemulmadaris.com/Syllabus.aspx?Path_Id=5

– وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کا نصاب:

http://www.wmsp.edu.pk/%D9%86%D8%B5%D8%A7%D8%A8%D8%B9%D9%84%D9%88%D9%85-%D8%A7%D8%B3%D9%84%D8%A7%D9%85%D8%A6

– جامعۃ المنتظر لاہور و وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کا نصاب:[1]

http://jamiatulmuntazar.com

مختلف مسالک کے حوزات علمیہ کے دروس اور لیکچرز کو انٹرنیٹ پر اپلوڈ کرنا۔

سائبر اسپیس پر تقریب بین المذاہب کے لیے اٹھائے جانے والے قابل عمل مثبت اقدامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ مدارس اور علما جنہوں نے اپنے اپنے ویب سائٹس بنا رکھے ہیں وہاں وہ اپنے مدارس کے اساتذہ کرام کے دروس اور لیکچرز کو بھی انٹرنیٹ پر اپلوڈ کرنا شروع کریں۔ اس سے نہ

۱۔ جامعۃ المنتظر نے اپنے ویب سائٹ پر بارہ سالہ تعلیمی دورانئے کا مکمل نصاب اپلوڈ کر رکھا ہے۔ یہی نصاب وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کہ جس کا مرکزی دفتر جامعہ المنتظر لاہور میں ہی ہے، سے ملحقہ تمام مدارس میں پڑھایا جاتا ہے۔ اس نصاب میں عربی گرائمر، فقہ، اصول فقہ، حدیث، تفسیر، تاریخ اسلام اور دیگر مضامین شامل ہیں۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ مکاتب فکر اور مذاہب کے درمیان اختلاف کو ہوا دینے والے عناصر ویسے تو سارے مذاہب ہی کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے کرتے رہتے ہیں، لیکن مکتب تشیع کے خلاف خصوصیت کے ساتھ پروپیگنڈے کرتے ہیں۔ تو پاکستان کے سب سے بڑے شیعہ علمی مرکز نے اپنے مدارس کے اندر پڑھائے جانے والی تمام کتابوں کی مکمل تفصیلات اپنے ویب سائٹ پر اپلوڈ کر رکھی ہے تو اب جو مغرضانہ ذہنیت نہیں رکھتے ان کے لیے اذہان اور سوچ کی شفاف سازی کا یہ ایک بہترین ذریعہ ہے، کہ وہ اس کے مشاہدے کے بعد اپنے رویوں میں تبدیلی لائیں۔ یہی بات باقی مکاتب فکر کے حوالے سے بھی ہے۔

صرف دوسرے لوگ بھی ان دروس سے مستفید ہو سکیں گے بلکہ کلاس رومز کے اندر پڑھائے جانے والے دروس کے حوالے سے موجود غلط فہمیاں بھی دور ہو جائیں گی۔[۱]

مختلف مکاتب فکر کے مذہبی اسکالرز اور علمائے کرام کے ویب سائٹس

کچھ عرصہ قبل تک بعض روایتی علما انٹرنیٹ اور سائبر اسپیس کے استعمال کو مطلقاً مجاز ہی نہیں سمجھتے تھے اور اسے گمراہی کا ذریعہ قرار دے کر مذہب سے وابستہ لوگوں کو اس سے دور رہنے کی نصیحت کرتے تھے۔ قطع نظر اس کے کہ کسی چیز کا بھی استعمال اگر غلط ہو تو در اصل وہ برا ہے اس میں جدید اور قدیم اشیاء کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ لیکن جدید دور کے حالات اور تقاضوں کو سمجھنے والے علمائے کرام نہ صرف اس کی حرمت مطلقہ کے قائل نہیں ہیں بلکہ اپنے نیک اسلامی اہداف کے حصول میں سائبر اسپیس کی اہمیت کے پیش نظر نہ صرف اس کا بھرپور استعمال کرتے ہیں بلکہ اس میں پیش پیش بھی ہیں۔

آج مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام سائبر اسپیس کی دنیا میں پوری توانائی کے ساتھ دین مبین اسلام کے پیغام کو دنیا بھر تک پھیلانے میں مصروف ہیں، اور مثبت انداز میں اپنے دینی افکار کو اس ٹیکنالوجی کے ذریعے دوسروں تک پہنچا رہے ہیں۔ جس سے مکاتب فکر کے ایک دوسرے کے بارے میں پھیلی ہوئی بدگمانیوں کے خاتمے میں مدد مل رہی ہے۔

رہبر انقلاب اسلامی آیۃ اللہ خامنہ ای سائبر اسپیس کی اہمیت کے پیش نظر اہل مدارس اور علمائے کرام کو اس کے ذریعے اسلام کے صحیح اور مثبت پیغام کو پھیلانے میں کردار ادا کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں: دینی مدارس اور علمائے کرام کو چاہیے کہ وہ سائبر اسپیس کی اہمیت کو پہچانیں اور اس پر موجود مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کی تعلیمات اور اس کے مفاہیم کو بیان کریں۔[۲]

۱۔ البتہ یہاں یہ قابل ذکر ہے کہ بعض مدارس اور علما یہ کام پہلے ہی انجام دے رہے ہیں۔ جیسے چند مثالیں درج ذیل ہیں:
مرجع دانلود دروس حوزہ علمیہ (حوزہ علمیہ کے سابق اور موجودہ اساتذہ کرام کے دروس اور لیکچرز): http://shiadars.ir/
علامہ ظفر عباس شہانی جامعہ الکوثر اسلام آباد پاکستان: http://shahani.net/darooshouzvi.php
یہ یقیناً ایک نہایت مستحسن اقدام ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کام کو وسیع پیمانے پر انجام دیا جائے۔ اور مدارس کے سارے لوگ اپنے دروس اور لیکچرز کو انٹرنیٹ پر اپلوڈ کرنا شروع کریں۔

2. http://www.rasanews.ir/detail/News/448666/84

اب یہاں بطور نمونہ مختلف مکاتب فکر کے چند مستند اور معروف علمائے کرام اور مذہبی اسکالرز کے ویب سائٹس کی نشاندہی کی جاتی ہے:

- رہبر انقلاب اسلامی آیۃ اللہ سید علی خامنہ ای کی ویب سائٹ:

http://www.leader.ir/

آیۃ اللہ خامنہ ای کی ویب سائٹ کو اگر مکتب تشیع کے صحیح افکار اور نظریات کو جاننے کا سب سے زیادہ قابل اعتماد ویب سائٹ کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ اس ویب سائٹ پر آیۃ اللہ خامنہ ای کے تمام فتاویٰ جات دستیاب ہیں، جس سے فقہ جعفریہ کے فقہی آراء و نظریات سے آگاہی کا ارادہ رکھنے والوں کے لیے اس پر بہت مواد دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ اس ویب سائٹ پر آیۃ اللہ خامنہ ای کی تمام سیاسی اور ثقافتی تمام سرگرمیوں کی تفصیلات بھی ہمیشہ اپڈیٹ ہوتی رہتی ہیں، اور ان کی تمام تقاریر اور خطبات کی تفصیلات بھی اس پر اپلوڈ ہوتی رہتی ہیں۔

آیۃ اللہ خامنہ ای کی ویب سائٹ پر ان کا وہ تاریخی فتویٰ بھی موجود ہے جس نے آج میں دنیائے اسلام کے دو بڑے مکاتب فکر کو ایک دوسرے کے قریب کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ جس میں انہوں نے لوگوں کے پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں دوسرے مذاہب اور اہل سنت کے مقدسات کی توہین اور بے احترامی کو حرام قرار دیا۔

- آیۃ اللہ سید علی سیستانی کی ویب سائٹ:

https://www.sistani.org/

آیۃاللہ سیستانی کی ویب سائٹ بھی ہمیشہ اپڈیٹ ہوتی رہتی ہے اور اس پر ان کے تمام فتاوی جات موجود ہیں، اس کے علاوہ جدید مسائل کے حوالے سے ان سے پوچھے گئے جوابات بھی ان کی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔

- آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی کی ویب سائٹ:

http://makarem.ir/

یہ ایک انتہائی جامع ویب سائٹ ہے، اس پر آیت اللہ مکارم شیرازی کے فتاویٰ، ان کی کتابیں، مقالات، مضامین، بیانات اور دیگر تمام علمی و ثقافتی سرگرمیوں کی مکمل تفصیلات دستیاب ہیں۔ آیۃ اللہ مکارم شیرازی کثیر التصانیف علما میں شامل ہیں، اور تقریبی سوچ کے حامل ہیں لہٰذا ان کی کتابوں میں اسلام کا صحیح اور مثبت پیغام دیکھنے کو ملتا ہے۔

- مولوی عبد الحمید کی ویب سائٹ :

https://abdolhamid.net/

مولانا عبد الحمید اسماعیل زھی دار العلوم زاھدان کے مہتمم اور امام جمعہ اہل سنت زاہدان ہیں۔ ان کی ویب سائٹ پر بھی ان کی تمام علمی و ثقافتی سرگرمیوں کی تفصیلات ہمیشہ اپڈیٹ ہوتی رہتی ہیں، علاوہ ازیں زاھدان میں دیے جانے والے خطبات نماز جمعہ بھی ہر ہفتے اس پر اپلوڈ ہوتے ہیں، جس سے اسلام دشمن عناصر کی جانب سے ایران کے اہلسنت عوام کے اسلامی انقلاب کے مخالف ہونے کے حوالے سے کیے جانے والے پروپیگنڈوں کی قلی کھل جاتی ہے۔ حال ہی میں مولانا عبد الحمید کی جانب سے رہبر انقلاب اسلامی آیۃ اللہ خامنہ ای کو ایک خط لکھا گیا تھا جس میں ایران کے اندر حکومت کی جانب سے مذہبی اقلیتوں کے حقوق کی رعایت کی درخواست کی گئی تھی۔

اس خط کے جواب میں آیۃ اللہ خامنہ ای نے دوٹوک الفاظ میں حکمرانوں کو تمام اقوام و مذاہب کے حقوق کی رعایت اور پاسداری کا حکم دیا۔ جس کے بعد مولانا عبد المید نے ۸ ستمبر ۲۰۱۷ (۱۷ شہریور ۱۳۹۶) کے نماز جمعہ کے خطبے میں شاندار الفاظ میں آیۃ اللہ خامنہ ای کا شکریہ ادا کیااور بطور جداگانہ ایک تشکر آمیز خط بھی انہیں ارسال کیا۔ یہ ساری خبریں مولانا عبد الحمید کی ویب سائٹ پر عام لوگوں کی پہنچ میں موجود ہیں۔[1] تو یہ اقدامات مذاہب کو قریب کرنے اور اسلام دشمن عناصر کے پروپیگنڈوں کے خاتمے کا باعث بنے ہیں۔

خصوصا اس کو اسلام دشمن عناصر کے ان پروپیگنڈوں کے تناظر میں دیکھیں تو اس کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے، جن میں وہ ایران کے اندر ایرانی عوام من جملہ اہل سنت عوام کی جانب سے بعض اوقات اپنی حکومت کی کچھ پالیسیوں اور اقدامات کے خلاف صدائے احتجاج کو مسلکی رنگ دینے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ جہاں کبھی کبھی اہل سنت کے کچھ لوگ حکومت کے بعض کاموں کے خلاف آواز بند کرتے ہیں، وہیں اہل تشیع کے بھی بہت سے لوگ بعض حکومتی کاموں کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں، تو اس کو بجائے اس تناظر میں دیکھنے کے کہ جہاں دنیا کے ہر ملک کے اندر عوام کبھی کبھی اپنی حکومتوں کے بعض اقدامات سے نالاں ہو کر اپنی حکومتوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں، وہاں اسلامی نظام

۱۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھئے: http://abdolhamid.net/persian/

حکومت میں زندگی گزارنے والے بعض لوگ بھی اپنی حکومتوں کے کچھ اقدامات کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں، لیکن یہاں معاملہ ایسا ہے کہ کچھ عناصر اسے مذہبی پلڑے میں ڈال کر فرقہ واریت کو ہوا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو یہاں سے ان عناصر کے پروپیگنڈوں کے توڑ کے لیے سائبر اسپیس پر علما اور علمی شخصیات کے فعال ہونے اور موجود ہونے کے فوائد مزید اجاگر ہو کر سامنے آتے ہیں۔

- مفتی تقی عثمانی کی ویب سائٹ:

http://www.muftitaqiusmani.com/

مفتی تقی عثمانی اہل سنت کے بڑے عالم دین ہیں، ان کی ویب سائٹ بھی کافی جامع ہے۔ جہاں ان کے فتاویٰ، مضامین، بیانات اور تصانیف دستیاب ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی اہلسنت والجماعت (خصوصا مکتب دیوبند) کے آراء و نظریات سے آگاہ ہونا چاہے تو اس کے لیے یہ ایک اچھی ویب سائٹ ہے۔ جس سے عوامی سطح پر پائی جانے والی بعض غلط فہمیاں برطرف ہو سکتی ہیں۔[1]

ان علما کے علاوہ بھی بہت سے علما اور مذہبی اسکالرز کی ویب سائٹس انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ اس مختصر سے مقالے میں ان سب کو ذکر کرنا ممکن نہیں ہے یہاں تو صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ سائبر اسپیس کے مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اگر زیادہ سے زیادہ اچھے علما اور اسکالرز اس پر فعال ہو جائیں تو اس سے تقریب بین المذاہب کا کام اور آسان ہو سکتا ہے۔

یقیناان علما کے سائبر اسپیس کی دنیا میں فعالیتوں سے تقریب بین المذاہب کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس سے لوگوں کو مختلف مسالک اور فرقوں کے بارے میں خود ان کے اپنے مستند علما اور اسکالرز کے ذریعے ان کی تعلیمات کو سمجھنے میں مدد مل رہی ہے، لہٰذا صحیح ذریعے سے اس مکتب کے بارے میں آگاہ ہونے کی وجہ سے اس کے بارے میں منفی رائے قائم نہیں ہوتے۔ یوں لوگ آپس کے اختلافات سے بچ جاتے ہیں۔

۱۔ البتہ ان کی ویب سائٹ کے مشاہدے سے بعض موارد میں دوسرے مکاتب فکر کے بارے میں ان کی کچھ غلط فہمیوں کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے مثلا ایک استفتاء کے جواب میں شیعہ فرقے کو گمراہ قرار دیتے ہیں۔ البتہ کافر قرار نہیں دیتے لیکن جواب میں جن بعض باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ان سے بھی مفتی صاحب کی غلط فہمی کا اندازہ ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو:
http://muftitaqiusmani.com/ur/ur/%D8%B1%D9%88%D8%A7%D9%81%D8%B6-%DA%A9%D9%88-%D8%B9%D9%84%DB%8C-%D8%A7%D9%84%D8%A7%D8%B7%D9%84%D8%A7%D9%82-%DA%A9%D8%A7%D9%81%D8%B1-%D9%86%DB%81-%D9%82%D8%B1%D8%A7%D8%B1-%D8%AF%DB%8C%D9%86%DB%92-%DA%A9/

ٹیلیگرام کے ذریعے مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کو فروغ دینا

اس وقت سائبر اسپیس پر عوامی مقبولیت پانے والی ایک اور اہم ایپلیکیشن ٹیلیگرام کی ہے۔ اس کے اندر جو مختلف فنکشنز اور مواصلاتی سہولیات ہیں اس نے اسے عوام حتی خواص کے درمیان بھی نہایت پسندیدہ بنادیا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے نہ صرف ہر عمر کے لوگ استعمال کر رہے ہیں بلکہ ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی استعمال کر رہے ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ آج کل سماج میں مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کو فروغ دینے کے لیے یہ ایک نہایت اہم فورم ہے۔

اس وقت ٹیلیگرام پر عام لوگوں کے علاوہ خواص اور مذہبی حلقوں کی بھی ایک بہت بڑی تعداد فعال ہے۔ لہٰذا یہ خوش آیند بات ہے کہ ملت اسلامیہ کا درد رکھنے والے علما اور مذہبی اسکالرز کی بھی ایک بڑی تعداد ٹیلیگرام پر اسلام ناب کے پیغام کو بلا تعصب پھیلانے میں مصروف ہے۔ ٹیلیگرام پر بہت سے مذہبی چینلز ہیں جو تعصب سے پاک دینی مطالب نشر کرنے میں مصروف ہیں جن میں سے (مقالہ کے حجم میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے) صرف چند ایک کی نشاندہی کی جاتی ہے:

- رہبر انقلابِ اسلامی آیۃ اللہ خامنہ ای کا ٹیلیگرام چینل: http://t.me/khamenei_ir
- آیۃ اللہ ناصر مکارم شیرازی کا ٹیلیگرام چینل: http://t.me/makarem_ir
- دار الحدیث کا ٹیلیگرام چینل: https://telegram.me/daralhadis

واٹس ایپ پر مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کو فروغ دینا

مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کے فروغ کے لیے سائبر اسپیس پر موجود ایک اور اہم ایپلیکیشن واٹس ایپ ہے۔ اس پر بھی مختلف مکاتب فکر کے افراد مشترکہ گروپ تشکیل دے کر مختلف اسلامی موضوعات پر تبادلہ خیال کر سکتے ہیں اور مثبت اور علمی انداز میں بحث کرتے ہوئے ایک دوسرے کے بارے میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ البتہ خیال رہے کہ مذہبی موضوعات خصوصا مکاتب فکر کے درمیان محل نزاع مسائل کے بارے میں تبادلہ خیال کرنا ایک انتہائی حساس معاملہ ہے لہٰذا یہاں برداشت، تحمل، رواداری کا جذبہ رکھنا ضروری ہے۔ مکالمہ کا بہترین طریقہ تو یہ ہے کہ اختلافی مسائل کو چھیڑنے کی بجائے مشترکہ مسائل کے اوپر ہی گفتگو کی جائے۔ لہٰذا اس قسم کے مکالمے کے لیے واٹس ایپ ایک بہترین فورم ہے۔

مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کے لیے سائبر اسپیس پر موجود چلینجز

یہ بات بھی ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ سائبر اسپیس پر جہاں دین اسلام کے ماننے والے اور مختلف اسلامی مکاتب فکر کو امت واحدہ کا حصہ سمجھنے والے باشعور اور با اخلاص علمائے کرام امت کو متحد کرنے اور ان کے درمیان الفت کا رشتہ قائم کرنے کے لیے کوششیں کر رہے ہیں وہیں شعور، بصیرت اور اخلاص سے عاری اور تعصّبات کے شکار لوگ بھی امت کے درمیان فرقہ واریت اور نفرت کو ہوا دینے میں سرگرم ہیں۔ کیونکہ جس طرح عام دنیا میں ہر طرح کے اچھے برے لوگ ہوتے ہیں اسی طرح مجازی دنیا (سائبر اسپیس) میں بھی اچھے اور برے دونوں طرح کے لوگ موجود ہیں۔ لیکن اس وقت یہ ہمارے موضوع کا حصہ نہیں ہے لہٰذا اس کی تفصیلات میں نہیں جاتا؛ البتہ اس کا ذکر اس لیے ضروری تھا تاکہ پتہ چلے کہ سائبر اسپیس کی دنیا میں مذہب اور دین کے نام پر صرف مذہبی و دینی کام ہی نہیں ہو رہا بلکہ غیر مذہبی اور غیر دینی کام بھی ہو رہا ہے، جسے مذہب اور دین سے جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے، اور یہ مکالمہ اور تقریب بین المذاہب کے لیے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔۔

اس وقت انٹرنیٹ پر مختلف مذاہب کے متعصبانہ سوچ رکھنے والے لوگوں کی جانب سے دوسرے مکاتب فکر اور فرقوں کے بارے میں انتہائی گمراہ کن مواد اور لٹریچر شائع کرنے کا بھی بازار گرم ہے، جہاں وہ کھل کر دوسرے مسالک کو بدعتی، مشرک، گمراہ اور کافر قرار دینے میں مصروف ہیں اور انتہائی نامناسب اور نازیبا مواد کو انٹرنیٹ پر مسلسل نشر کر رہے ہیں۔ یہ افسوسناک صورتحال صرف کسی خاص مکتب فکر یا مسلک تک محدود نہیں ہے بلکہ تقریبا موجودہ سارے ہی مسالک کے متعصب لوگ یہ کام انجام دے رہے ہیں اور انٹرنیٹ پر اپنے گمراہ کن اور تکفیری سوچ اور نظریات کو پھیلانے میں مصروف ہیں۔ جہاں وہ اپنے مسلک اور فرقے کو صحیح ثابت کرنے کے لیے اپنی پوری توانائی دوسرے مسالک اور فرقوں کو کافر ثابت کرنے پر صرف کر رہے ہیں اور قرآنی آیات کی من پسند تفسیر و تشریح اور ضعیف روایات کے سہارے دوسروں کو غلط قرار دینے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

لہٰذا سائبر اسپیس پر صورتحال کچھ یوں بنی ہوئی ہے کہ تقریبا کوئی بھی مکتبۂ فکر اس وقت ایسا نہیں ہے جس کو کسی نہ کسی نے اپنے تئیں علمی دلائل کے ذریعے گمراہ، بدعتی، گستاخ رسولؐ، گستاخ اہل بیت، گستاخ صحابہ یا کافر اور مشرک قرار نہ دیا ہوا ہو۔ یعنی کوئی بھی ان کی زد سے محفوظ نہیں ہے۔

یقینا ان میں سے زیادہ تر لوگ جہالت اور نادانی کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں لیکن بعید نہیں کہ ان کے درمیان ایسے لوگ بھی موجود ہوں جو دشمنان اسلام کے ایجنٹ کے طور پر یہ کام کر رہے ہوں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ جہاں کہیں کوئی ایسی ویب سائٹ ہو تو اس ملک کی حکومت فوری طور پر نفرت انگیز اور اشتعال انگیز مواد نشر کرنے والی ویب سائٹس پر پابندی لگا دے اور ایسا کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔

نتیجہ

تفرقہ سے بچ کر اتحاد و اتفاق سے رہنا ایک اسلامی حکم ہے لہٰذا اسلام کے تمام پیروکاروں پر لازم ہے کہ وہ مختلف مکاتب فکر کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کریں۔ اور اس کے بہت سے طریقے ہیں، آج کے دور میں اس کا ایک اہم طریقہ سائبر اسپیس کا صحیح استعمال ہے کیونکہ یہ ایک ایسا فورم ہے جس پر مکاتب فکر اور مذاہب کے درمیان مکالمہ اور تقریب کی راہ ہموار کرنے کے بہت سے مواقع موجود ہیں۔ تو ضرورت اس امر کی ہے کہ ملت اسلامیہ کا درد رکھنے والے علمائے کرام، مذہبی اسکالرز بلکہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد اپنی اپنی بساط کے مطابق مسالک اور مذاہب کو ایک دوسرے سے قریب لانے اور ان کے درمیان ایک دوسرے کے بارے میں موجود غلط فہمیوں کے ازالہ کے لیے سائبر اسپیس کے مواقع سے استفادہ کرتے ہوئے کوشش کریں۔ تاکہ ایک پر سکون اور پر امن معاشرہ وجود میں آئے جہاں لوگ اپنے پروردگار کی رحمت کے سایے اطمینان کی زندگی گزار سکیں۔

منابع و مآخذ

۱- **قرآن مجید** (ترجمہ محسن علی نجفی)۔

۲- **نہج البلاغہ** (ترجمہ مفتی جعفر حسین)۔

۳- ابن ابی حاتم، عبد الرحمٰن بن محمد۔، (۱۴۱۹ ق)، **تفسیر القرآن العظیم** (بن ابی حاتم)، سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفٰی الباز۔

۴- ابن ادریس، محمد بن احمد۔، (۱۴۱۰ ق)، **السرائر الحاوی لتحریر الفتاوی** (و المستطرفات)، قم: دفتر انتشارات اسلامی۔

۵- ابن شعبہ حرانی، حسن بن علی۔، (۱۴۰۴۔۱۳۶۳ق)، **تحف العقول**، قم: جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم۔

۶- ابن کثیر دمشقی، اسماعیل بن عمرو۔، (۱۴۱۹ق)، **تفسیر القرآن العظیم**، تحقیق محمد حسین شمس الدین، بیروت: دار الکتب العلمیہ۔

۷- پایندہ، ابو القاسم۔، (۱۳۸۲ ش)، **نہج الفصاحۃ**، تہران: دنیای دانش۔

۸- حر عاملی، محمد بن حسن۔، (۱۳۶۷)، **وسائل الشیعہ**، تہران: نشر اسلامیہ۔

۹- کلینی، محمد بن یعقوب۔، (۱۴۲۹ق)، **الکافی**، قم: دار الحدیث۔

۱۰- مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی۔، ۱۴۰۳ق)، **بحار الانوار**، بیروت: دار احیاء التراث العربی۔

علاوہ ازیں اس مقالے کی تیاری میں سائبر اسپیس پر فعال درج ذیل ویب سائٹس اور چینلز اور لنکس سے بھی استفادہ کیا گیا ہے:

1. http://t.me/makarem_ir
2. https://telegram.me/daralhadis
3. http://www.muftitaqiusmani.com/
4. https://abdolhamid.net/
5. http://www.leader.ir/
6. https://www.sistani.org/
7. http://makarem.ir/
8. http://www.wifaqulmadaris.org/downloads/NisabBnin1436.pdf
9. http://tanzeemulmadaris.com/Syllabus.aspx?Path_Id=5

10. http://www.wmsp.edu.pk/%D9%86%D8%B5%D8%A7%D8%A8-%D8%B9%D9%84%D9%88%D9%85-%D8%A7%D8%B3%D9%84%D8%A7%D9%85%D8%A6
11. http://jamiatulmuntazar.com/#
12. http://www.hawzah.net/fa/Default
13. http://miu.ac.ir/
14. http://www.wifaqulmadaris.org/
15. http://tanzeemulmadaris.com/
16. http://www.wmsp.edu.pk/
17. http://jamiatulmuntazar.com/
18. http://www.banuri.edu.pk/
19. http://www.darululoom-deoband.com/
20. http://www.rasanews.ir/detail/News/448666/84
21. https://web.facebook.com/MuslimUnityPakistan/
22. https://web.facebook.com/www.Khamenei.ir
23. https://web.facebook.com/TariqJameel.official
24. https://web.facebook.com/Molana-Tariq-Jameel-Page-452528401547571/
25. http://shiadars.ir/
26. http://shahani.net/darooshouzvi.php
27. http://www.rasanews.ir/detail/News/448666/84
28. http://abdolhamid.net/persian/
29. http://muftitaqiusmani.com/ur/ur/%D8%B1%D9%88%D8%A7%D9%81%D8%B6-%DA%A9%D9%88-%D8%B9%D9%84%DB%8C-%D8%A7%D9%84%D8%A7%D8%B7%D9%84%D8%A7%D9%82-%DA%A9%D8%A7%D9%81%D8%B1-%D9%86%DB%81-%D9%82%D8%B1%D8%A7%D8%B1-%D8%AF%DB%8C%D9%86%DB%92-%DA%A9/